قبروں کی 25 حکایات

(مع قبرستان کی دعائیں اور مدنی پھول)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوت اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قبر والوں کی 25 حکایات[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (48 صفحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہو جائیگا۔

﴿1﴾ 560 قبروں سے عذاب اُٹھ گیا

حضرتِ علّامہ ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد مالِکی قُرطُبی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اُسے عمل بتا دیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تارکول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں! یہ ھَیبتناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خواب حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کو سنایا، سن کر آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ بہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع (١٠ شعبانُ المُعظم ١٤٣١ھ/ 10-7-22) میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ''میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔'' آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اُس کے بقول تو تُو عذاب میں تھی، آخر یہ انقِلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اس نے مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشہٴ بزمِ جنّت، مَنبعِ جُود و سخاوت، سراپا فضل و رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے **دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عزَّوَجَلَّ نے ہم پانچ سو ساٹھ قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔**

(ماخوذاًالتذکرۃ فی احوال الموتٰی واُمور الآخرۃ ج١ ص٧٤)

بسوئے کوئے مدینہ بڑھو دُرُود پڑھو
جو تم کو چاہئے جنّت پڑھو دُرود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ بُزُرگ کی دُعا سے سارا قبرِستان بخشا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہُوا، دُرُود شریف کی بڑی بَرَکت ہے اور وہ بھی کسی **عاشقِ رسول** کی زَبان سے پڑھا جائے تو اُس کی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے، ہوسکتا ہے وہ کوئی اللہ عزَّوَجَلَّ کا مقبول بندہ ہو کہ جس کے قبرِستان سے گزرنے اور **دُرُود شریف** پڑھنے کی بَرَکت سے **560 مُردوں** سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ اپنے عزیزوں کی قبروں پر عاشقانِ رسول کو بصد اِحتِرام لے جانا، اُن سے وہاں ایصالِ ثواب کروانا یقیناً نَفع بخش ہے۔ اللہ والوں کے قدموں کی برکتوں کے کیا کہنے! **حضرتِ** سیِّدُنا شیخ اسماعیل حضرمی علیہِ رحمۃُ اللہِ القوی

قبرِستان سے گزرے اور ایک قَبْر کے قریب کھڑے ہوکر بہُت روئے پھر تھوڑی دیر بعد بے ساختہ ہنسنے لگے! جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے دیکھا کہ اِس قبرِستان والوں پر عذاب ہورہا ہے تو میں نے ان کے لئے **اللّٰہ** تَعَالٰی سے آہ وزاری (کرتے ہوئے خوب رورو کر دعائے مغفِرت) کی ،تو مجھ سے کہا گیا کہ جاؤ ہم نے ان لوگوں کے بارے میں تمہاری شفاعت قَبول کرلی ۔ (یہ فرما کر کونے میں بنی ہوئی ایک قَبْر کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:) اُس قَبْر والی عورت بولی کہ **اے فَقِیہ اسماعیل** ! میں ایک گانے بجانے والی عورت تھی، کیا میری بھی مغفِرت ہوگئی ؟ تو میں نے کہا کہ ہاں اور تُو بھی انہیں (بخشے جانے والوں) میں ہے ۔یہی چیز میری ہنسی کا باعِث ہوئی ۔ (شَرحُ الصُّدور ص۲۰۶) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو ۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کی بھی کیا خوب شان ہے! قبروں کے حالات ان پر ظاہر ہوں، قَبْر والوں سے گفتگو یہ فرمائیں، ان کی دُعاومُناجات سے عذابات اُٹھ جائیں، قَبْر والے ان سے فریادیں کریں تو یہ حضرات سُن لیں اور ان کی امدادیں فرمائیں ۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیاء کے صدقے بے حساب بخشے ۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے
ان شاءَاللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہمیں بھی قبرِستان جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہئے کہ یہ **سنّت**، باعثِ یادِ آخرت اپنے لئے ذریعۂ مغفِرت اور اہلِ قُبور کیلئے سببِ مَنفعت ہے۔ اس سلسلے میں **تین فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: (۱) میں نے تم کو زیارتِ قُبور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رَغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) (۲) جب کوئی شخص ایسی قَبر پر گزرے جسے دُنیا میں جانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مُردہ اِسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (تاریخِ بغداد ج ٦ ص ۱۳۵ حدیث ۳۱۷۵) (۳) جو اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قَبر کی ہر جُمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی **مغفِرت** ہوجائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص ۲۰۱ حدیث ۷۹۰۱)

(3) فاروقِ اعظم کی قَبر والوں سے گُفتگُو!

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ایک قبرِستان سے گزرے تو کہا: **اَلسَّلامُ علیکم یا اَھلَ الْقُبُور!** (یعنی اے قَبر والو! تم پر سلامتی ہو) نئی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نئی شادیاں رَچالیں، تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ آباد ہو گئے، اور تمہارے مال تقسیم ہو چکے ہیں۔'' تو آواز آئی: **اے عمر!** ہماری نئی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو نیک اعمال کیے ان کا بدلہ یہاں ملا اور جو راہِ خدا میں خرچ کیا اُس کا بھی نَفع پایا اور جو (دُنیا میں) چھوڑ آئے اُس میں نقصان اٹھایا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۰۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

غافِل انساں ساتھ نیکی جائے گی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی کیا شان ہے! **اَللّٰہُ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **قَبْر والوں** سے بھی گفتگو فرما لیتے تھے۔ بیان کردہ **حِکایت** میں خُصُوصاً مال ودولت کے حَریصوں اور عالی شان مکان اور اونچے اونچے پلازے بنانے والوں کے لئے عبرت کے کافی **''مَدَنی پھول''** ہیں۔ آہ! انسان دنیا کے جس مکان کو نہایت مضبوط و مُستحکم (مُس۔ تَح۔ کَم) بناتا اور عمدہ سے عمدہ انداز میں سجاتا ہے، وہ اُس کے پاس ہمیشہ نہیں رہتا، بِالآخر دوسرے لوگ اُس کے اندر آباد ہو جاتے ہیں، اس کی خون پسینے کی کمائی اور جَمع شُدہ پُونجی اور ''بینک بیلینس'' پر بھی دوسرے ہی لوگ قبضہ جماتے ہیں۔ ہاں مرنے کے بعد صِرف وُہی مال کام آتا ہے جو **راہِ خدا** میں خَرچ کیا گیا ہو۔ سُورۂ دُخان پارہ 25 آیت نمبر 25 تا 29 میں ارشادِ ربّانی ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنز الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلت نہ دی گئی۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللهُ تعالٰى عليه والهٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

دولتِ دنیا یہیں رہ جائے گی
غافِل انساں ساتھ نیکی آئے گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبرِستان میں سلام کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی قبرِستان کی حاضِری کا موقع ملے اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد **تِرمِذی** شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہئے: **اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَاوَنَحنُ بِالْاَثَر.** ترجمہ: ''اے قَبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔'' (ترمذی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۱۰۵۵) ❁ چِہرے کی طرف سے سلام عَرض کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: زیارتِ قبرِ میّت کے مُواجَھہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو، اور اُس (یعنی قَبر والے) کی پائنتی (پائں۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اُس (یعنی صاحبِ قَبر) کی نگاہ کے سامنے ہو، سِرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ۵۳۲) ❁ خوب رو رو کر اپنی اور اہلِ قُبور کی مغفِرت کیلئے دُعا مانگئے، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالیجئے۔

قَبر پر پھول ڈالنا

قَبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تَر رہیں گے تسبیح کرینگے اور میّت کا دل بہلے گا۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۴) ❁ یوہیں جنازے پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲ مکتبۃ المدینہ) ❁ قَبْر پر سے تَر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رَحمت اُترتی ہے اور میِّت کو اُنس حاصِل ہوتا ہے اور نوچنے میں میِّت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۴)

قبرِستان میں کیا غور کرے؟

قبرِستان کی حاضِری کے موقَع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے **فکرِ مدینہ** یعنی اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی موت کو یاد کر کے ہو سکے تو آنسو بہایئے اور گناہوں کو یاد کر کے خود کو عذابِ قَبْر سے خوب ڈرایئے، توبہ کیجئے اور یہ تصوُّر ذِہن میں جمایئے کہ جس طرح آج یہ مُردے اپنی اپنی قبروں میں اکیلے پڑے ہیں، عنقریب میں بھی اِسی طرح اندھیری قَبْر میں تنہا پڑا ہوں گا نیز حدیثِ پاک کے ان الفاظ کو یاد کیجئے: **کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ** یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ (**اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۹۹ حدیث ۶۴۱۱**)

قبر میں میِّت اُترنی ہے ضَرور   جیسی کرنی وَیسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ گلاب کے پھول یا اژدھے؟

حضرتِ سیِّدُنا امام **سُفیان بِن عُیَیْنہ** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمتِ الٰہی اترتی ہے۔

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب نیک بندوں کے تذکرے کا یہ حال ہے تو جہاں نیک بندے خود موجود ہوں وہاں نُزُولِ رَحمت کا کیا عالم ہوگا! بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبروں میں ہوں تب بھی فیض پہنچاتے ہیں، اوران کے پڑوس میں دفن ہونے والوں کے بھی وارے نیارے ہو جاتے ہیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ 270 پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ارشاد ہے: **میں** نے حضرت میاں صاحِب قِبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کھل گی اور مُردہ نظر آنے لگا، دیکھا کہ **گلاب** کی دوشاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے **دو پھول** اُس کے نَتھنوں (یعنی ناک کے دونوں سوراخوں) پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر پانی کے صدمے سے کُھل گئی، دوسری جگہ قَبْر کھود کر (مرحوم کی لاش کو) اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو **دو اَژدَہے** (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اُس کا منہ بَھمبَھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں! حیران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دل سے یہ واقِعہ بیان کیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدَھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ **اللہ** کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب رَحمت ہوگیا تھا، وہ **اَژدَھے** دَرَختِ گُل کی شکل ہوگئے تھے اور ان کے پھَن **گلاب کے پھول**۔ اِس (یعنی مرحوم) کی خیریت چاہو تو وَہیں لے جا کر دفن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وُہی درختِ گل تھے اور

وُہی گلاب کے پھول۔

مُردوں کو بُزُرگوں کے پاس دفن کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی برادری میں تدفین بھی بے شک جائز ہے مگر کسی ولیُّ اللہ کے قُرب میں دو گز زمین نصیب ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اپنے مُردوں کو بُزُرگوں کے پاس دَفن کرو کہ اِن کی بَرَکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ **ھُمُ الْقَوْمُ لَایَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُم.** (یعنی) یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی صحبت میں رہنے والا) بھی محروم نہیں رہتا۔ ولہٰذا حدیث میں فرمایا: **اِدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمِ الصّٰلِحِیْن** (یعنی) اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (**اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخَطّاب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۳۳۷**)

مَروں طیبہ میں اے لوگو! بقیعِ پاک لیجانا

صَحابہ اور اہلبیت کے سائے میں دفنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ قبرِستان کے مُردے خواب میں آ پہنچے!

ایک صاحِب کا معمول تھا کہ وہ قبرِستان میں آ کر بیٹھ جاتے اور جب بھی کوئی **جنازہ** آتا اس کی نماز پڑھتے اور شام کے وقت قبرِستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِس طرح دعائیں دیتے: ”(اے قَبْر والو!) خدا تم کو اُنس عطا کرے، تمہاری غُربت پر رحم کرے،

تمہارے گناہ مُعاف فرمائے اور نیکیاں قبول کرے۔ وُہی صاحِب فرماتے ہیں: ایک شام (بوقتِ رخصت) میں اپنا قبرِستان والا معمول پورا نہ کرسکا یعنی انہیں دعائیں دیئے بِغیر ہی گھر آگیا۔ **میرے خواب میں ایک کثیر مخلوق آگئی!** میں نے ان سے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ بولے: ہم قبرِستان والے ہیں، آپ نے عادت کرلی تھی کہ گھر آتے وقت ہم کو ہدیّہ (یعنی تحفہ) دیتے تھے اور آج نہ دیا۔ میں نے کہا: وہ ہدیّہ (ہ۔ دی۔ یہ) کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: وہ ہدیّہ **دعاؤں** کا تھا۔ میں نے کہا: اچّھا، اب یہ **ہدیّہ** میں تم کو پھر سے دوں گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے اِس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ٢٢٦)

رُوحیں گھروں پر آکر ایصالِ ثواب کامُطالَبہ کرتی ھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہوا مرنے والے اپنی قبروں پر آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں، اور انہیں زِندوں کی **دعاؤں** سے فائِدہ پہنچتا ہے، جب زِندہ لوگوں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ عزَّوَجَلَّ انہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر ایصالِ ثواب کا مُطالَبہ بھی کرتے ہیں۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہِ رحمۃُ الرحمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخرَّجہ) جلد 9 صَفْحہ 650 پر نَقْل کرتے ہیں: ''غرائب'' اور ''خزانہ'' میں منقول ہے کہ **مؤمنین کی رُوحیں** ہر **شبِ جُمُعہ** (یعنی جُمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)، **روزِ عید، روزِ عاشوراء اور شبِ بَراءَت کو اپنے گھر آکر**

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

باہَر کھڑی رہتی ہیں اور ہر رُوح غمناک بُلند آواز سے نِدا کرتی (یعنی پکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قَرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیَّت سے) صَدَقہ (خیرات) کرکے ہم پر مہربانی کرو۔

ہے کون کہ گِریہ کرے یا فاتِحہ کو آئے
بے کَس کے اُٹھائے تِری رَحمت کے بَھرَن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ ایصالِ ثواب کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت

ایصالِ ثواب کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت دیکھنے کے ضِمن میں **حضرتِ علّامہ علی قاری** علیہ رحمۃُ اللہِ الباری نقل فرماتے ہیں: **حضرتِ شیخِ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے**، آپ نے دیکھا کہ **ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے**، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کشف ہے، **جنّت** اور دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ **رونے لگا**۔ وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ میری ماں **جہنَّم** میں جل رہی ہے **حضرتِ** سیِّدُنا **شیخِ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے پاس یہی **کلمۂ طیِّبہ ستّر ہزار مرتبہ** پڑھا ہوا **محفوظ تھا**، آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس کی ماں کو دل میں **اِیصالِ ثواب** کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو **جنّت** میں دیکھتا ہوں۔ (**مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۳ ص۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲ دارالفکر بیروت**)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ ''نوجوان'' کشف کے ذریعے غیب کے حالات دیکھ لیتا تھا! سیِّدُنا ابنِ عَرَبی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی کے **ایصالِ ثواب** کرنے پر پانسہ ہی پلٹ گیا، جس حدیثِ پاک میں **ستَّر ہزار کلمۂ طیِّبہ** پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: ''بے شک جس شخص نے ستّر ہزار مرتبہ کہا: **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ،** اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔'' (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۳ ص۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲) ہمیں بھی چاہیئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ہم بھی ستَّر ہزار کلِمۂ طیبہ پڑھ لیں۔ جن کے عزیز رشتے دار فوت ہوجائیں اُن کو چاہیئے کہ یہ وِرد کر کے ایصالِ ثواب کر دیں۔ ایک دن اور ایک ہی نَشَست میں پڑھنا ضَروری نہیں، تھوڑے تھوڑے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، اگر روزانہ 100 مرتبہ پڑھ لیں تب بھی **دو برس** سے پہلے پہلے ستَّر ہزار کی تعداد پوری ہوجائے گی۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

مرنے والے کو خواب میں بیمار دیکھنے کی تعبیر

کسی فوت شدہ کو خواب کے اندر غصّے میں، بیمار یا ننگا وغیرہ دیکھنے کی تعبیر عام طور پر یہی بیان کی جاتی ہے کہ مُردہ عذاب میں مُبتلا ہے، لہٰذا کسی مسلمان کو **مَعَاذَاللہ** کوئی اِس حال میں دیکھے تو اُسے چاہیئے کہ مرحوم کو **ایصالِ ثواب** کرے۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے

اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** (مُخرَّجہ)'' صَفْحَہ 139 سے ایمان افروز معلوماتی ''عرض وارشاد'' مُلاحظہ فرمایئے: **عرض:** حُضُور! ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتِقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل (یعنی بیمار) اور برَہنہ ہے۔ یہ **خواب** چند بار دیکھ چکا ہے۔ **ارشاد: کلمہ طیِّبہ** (یعنی ہر بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) ستَّر ہزار (70000) مرتبہ مَع دُرُود شریف پڑھ کر **بخش** دیا جائے اِنْ شَآءَ اللّٰہ پڑھنے والے اور جس کو بخشا (یعنی ایصالِ ثواب کیا) ہے، دونوں کے لئے **ذریعۂ نَجات** ہوگا اور پڑھنے والے کو دُونا **ثواب** ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تِگنا (یعنی تین گُنا) اِسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع (یعنی تمام) مؤمنین و مؤمِنات کو **ایصالِ ثواب** کرسکتا ہے، اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو **ثواب** ہوگا۔

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملیگی
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائلِ بخشش)

﴿7﴾ آگ کا شعلہ لیکر آیا، اگر......

ایک آدمی نے اپنے مرحوم بھائی کوخواب میں دیکھ کر پوچھا: **قَبْر** میں دفنانے کے بعد کیا ہوا؟ جواب دیا: ایک شخص **آگ کا شعلہ** لے کر میری طرف آیا، اگر دُعا کرنے والا میرے لیے دُعا نہ کرتا تو وہ مجھے مار ہی دیتا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۸۱)

زندوں کی دعاؤں سے مُردے بخشے جاتے ھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا فوت شُدہ مسلمانوں کو زِندوں کی دعاؤں کا

بے حد فائدہ پہنچتا ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 419 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**مَدَنی پنج سورہ**'' صَفْحَہ 397 پر ہے: **مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے**: میری اُمّت گناہ سمیت **قَبْر** میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۱ ص ۵۰۹ حدیث ۱۸۷۹)

مجھ کو ثواب بھیجو، دعائیں ہزار دو
گو قَبْر میں اُتارا، نہ دل سے اُتار دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مرحوم والِد صاحِب نے خواب میں آکر کہا کہ......

حضرتِ سیِّدُنا امام **سُفیان بِن عُیَیْنہ** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **کا بیان ہے**: جب میرے والِد صاحِب کا انتِقال ہوگیا تو میں نے بَہُت آہ وبُکا کی (یعنی خوب رویا دھویا) اور اُن کی **قَبْر** پر روزانہ حاضِری دینے لگا پھر رفتہ رفتہ کچھ کمی آگئی۔ ایک روز والِدِ مرحوم نے **خواب** میں تشریف لاکر فرمایا: اے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے پوچھا: کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ''کیوں نہیں، مجھے تمہاری ہر حاضِری کی خبر ہو جاتی تھی اور میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا نیز میرے **پڑوسی مُردے** بھی تمہاری دُعا سے راضی ہوتے تھے۔'' چُنانچِہ اس خواب کے بعد میں نے پابندی سے والِد صاحِب کی **قَبْر** پر جانا شُروع کردیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۲۷)

﴿9﴾ قَبْر میں مُردہ ڈوبتوں کی طرح ہوتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ **قَبْر** والے آنے جانے والے رشتے داروں اور دوستداروں کی آمد اور اُن کی دعا اور **ایصالِ ثواب** پر خوش ہوتے ہیں اور جو رشتے دار نہیں جاتا اسکے مُنتظِر رہتے ہیں۔ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال **قَبْر** میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے اِنتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دُعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **قَبْر** والوں کو ان کے زندہ مُتَعلِّقین کی طرف سے ہَدِیَّہ (ہَ۔دِی۔یَہ) کیا ہوا ثواب **پہاڑوں** کی مانند عطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہَدِیَّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفِرت کرنا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیْمَان ج۶ ص۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵)

ماں باپ کی قَبْریں اگر بیچ قبرِستان میں ہوں تو......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی وہ بڑا ہی خوش نصیب بیٹا ہے جو اپنے والدینِ مرحومین کی قبروں کی زیارت کو جایا کرے۔ یہ مسئلہ یاد رکھئے کہ دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بِغیر ماں باپ وغیرہ کی قبروں تک نہ جاسکتے ہوں تو دُور ہی سے فاتحہ (فا۔تِ۔حَہ) پڑھنا ہوگا، کیوں کہ بُزُرگوں کے مزاروں یا ماں باپ کی قبروں پر جانا مُستَحَب کام ہے اور مسلمان کی قَبْر پر پاؤں رکھنا **حرام**، مُستَحَب کام کیلئے حرام کام کی شریعت میں اجازت

نہیں ۔میرے آقا اعلیٰ حضرت ،امامِ اہلسنّت ، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد 9 صَفْحَہ 524 پر ارشاد فرماتے ہیں: ''اِس کا لحاظ لازِم ہے کہ جس قَبْر کے پاس بِالْخُصُوص جانا چاہتا ہے اُس تک (ایسا) قدیم (یعنی پُرانا) راستہ ہو، (جو کہ قبریں مٹا کر نہ بنایا گیا ہو) اگر قبروں پر سے ہو کر جانا پڑے تو اجازت نہیں، سرِ راہ دُور کھڑے ہو کر ایک قَبْر کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ایصالِ ثواب کر دے۔

قَبْر کے پاس بیٹھ کر تِلاوت کرنے کے بارے میں ......

بارگاہِ رضویت میں ہونے والے ''سُوال وجواب'' ملاحظہ ہوں، **سُوال**: ''قبرِستان میں کلام شریف یا پنج سورہ قَبْر کے نزدیک بیٹھ کر تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟'' **الجواب**: ''قَبْر کے پاس تِلاوت یاد پر خواہ دیکھ کر ہر طرح جائز ہے (کہ وہاں تلاوت سے رَحمت اُترتی اور مَیِّت کا دل بہلتا ہے) جبکہ **لِوَجْہِ اللّٰہ** (یعنی اللّٰہ تعالٰی کی رِضا کیلئے) ہو، اور قَبْر پر نہ بیٹھے، نہ کسی قَبْر پر پاؤں رکھ کر وہاں پہنچنا ہو، اور اگر بے اس کے (یعنی قَبْر پر پاؤں رکھے بِغیر) وہاں تک نہ جاسکے تو قَبْر کے نزدیک تِلاوت کے لیے جانا **حرام** ہے، بلکہ کَنارے ہی سے جہاں تک بے کسی قَبْر کو روندے جاسکتا ہے، تِلاوت کرے۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ٥٢٤، ٥٢٥)

﴿10﴾ نُورانی لباس

ایک بُزُرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا زندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ **نورانی لباس**

کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ٣٠٥)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد وَحشتِ قبر سے بچا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) نورانی طَباق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہم جو دُعا و **ایصالِ ثواب** کرتے ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے فوت شدہ مسلمانوں کو نہایت عمدہ شکل میں پہنچتا ہے، لہٰذا ہم کو چاہئے کہ اپنے مرحوم عزیزوں بلکہ جملہ مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ ''شرحُ الصُّدور'' میں ہے: ''**جب** کوئی شخص میِّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ السلام اسے **نورانی طَباق** (یعنی تھال) میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: ''**اے قبر والے!** یہ ہدِیَّہ (یعنی تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔'' یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی (مُردے) اپنی مَحرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَیضاً ص ٣٠٨)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے فَضل سے کردے چاندنا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایصالِ ثواب کے 4 مَدَنی پھول

مرحوم کی قَبر میں نور پیدا ہو

(١) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبر کی زِیارت کو جانا چاہے تو **مُستَحَب** یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اِس نَماز کا ثواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالٰی اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰)

سب قبر والوں کو سِفارِشی بنانے کا عمل

(۲) شفیعِ مُجرِمان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومِن مَردوں اور مومِن عورتوں کو پہنچا۔ تو وہ سب کے سب قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارِشی ہونگے۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۳۱۱)

مُردوں کی گنتی کے برابر ثواب کمانے کا طریقہ

(۳) حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۲۸۵ حدیث ۲۳۱۵۲) (٤) اس طرح بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے: قبرِستان میں جائے تو الحمد شریف اور الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک اور سُوْرَۂ یٰسٓ اور تَبَارَکَ الَّذِیْ

اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ (مکمل سورۃ) بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے۔ (بہارِشریعت ج ١ حصّہ ٤ ص ٨٤٩ مکتبۃ المدینۃ باب المدینہ کراچی)

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا
دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12-13﴾ غوثِ پاک کی ''اپنے امام'' کے مزار پر حاضری

ہمارے غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم ''حنبلی''، یعنی حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُقلِّد تھے، غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ قبرِستان اور خُصُوصاً بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے مزاراتِ طیِّبات کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا شیخ علی بن ہَیتی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ النورانی اور شیخ بقابن بَطو رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مَزار فائضُ الانوار کی زیارت کی تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی قبرِ انور سے نکل کر حضرت شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ النورانی سے مُعانَقہ کیا (یعنی گلے ملے) اور آپ کو خِلعت (یعنی عزّت افزائی کا لباس) عنایت کر کے فرمایا: اے عبدُ القادِر! تمام لوگ علمِ شریعت وطریقت میں تیرے مُحتاج ہوں گے۔ پھر میں حضرتِ غوثِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ہمراہ حضرت سیِّدُ نا شیخ مَعروف کرخی رحمۃُ اللہِ

تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر گیا، وہاں حضرت شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سرُّہُ النورانی نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَیْخ مَعْرُوْف! عَبَرْنَاكَ بِدَرَجَتَیْن ۔ یعنی اے شیخ معروف! آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ سے دو درجے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے قبر میں سے جواب دیا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاسَیِّدَ اَهْلِ زَمَانِهٖ ۔ یعنی اور آپ پر سلامتی ہو، اے اپنے زمانے والوں کے سردار! (قلائدالجواہر ص ۳۹ مصر) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ المُبِین وفات کے بعد بھی اپنے مزارات میں زندہ وحیات رہتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی قبرِ انور سے نکل کر حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم دستگیر علیہ رَحمَۃُ اللہ القدیر سے بغل گیر ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے روضۂ مبارک سے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلام کا اس طرح جواب دیا کہ باہر سنائی دیا۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مِرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

"المدد یا غوث" کے دس حُرُوف کی نسبت سے مَزارات کے مُتَعلّق 10 مَدَنی پھول

مزارات پر حاضِری کا طریقہ

(۱) (اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام کے) مزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئن۔

تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (م۔تَ۔وَس۔سِط۔یعنی درمِیانی) آواز میں (اس طرح) سلام عرض کرے: اَلسّلامُ عَلَیکَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر دُرُودِ غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، اٰیۃُ الکُرسِی ایک بار، سُورَۂ اِخلاص سات بار، پھر "دُرودِ غوثیہ" سات بار، اور وَقت فُرصت دے تو سُورَۂ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قراءت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اُتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اِس بندۂ مقبول کو نذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مزار کی رُوح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کر کے واپَس آئے۔(فتاوٰی رضویہ "مُخرَّجہ" ج ۹ ص ۵۲۲) دُرودِ غوثیہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(مَدَنی پنج سورہ ص ۲۶۰)

مَزارات کی زیارت سنَّت ہے

(۲) ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم شُہَدائے اُحُد علیہم الرضوان کی مبارَک قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے۔ (مُصنَّف عَبد الرَّزّاق ج ۳ ص ۳۸۱ رقم ۶۷۴۵، تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۴ ص ۶۴۰)

مَزاراتِ اولیا سے نَفْع ملتا ھے

(۳) فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: اولیاءِ کرام و بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کے مزاراتِ طیِّبات کی زیارت کو جانا جائز ہے وہ اپنے زائر (یعنی مزار پر حاضر ہونے والے) کو نَفْع پہنچاتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۱۷۸)

قَبْر کو بوسہ نہ دیں

(٤) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (ایضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (فتاوٰی رضویہ" مخرّجہ" ج ۹ ص ۵۲۲، ۵۲٦) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

شُہَداءِ کرام کے مزارات پر سلام کا طریقہ

(۵) شُہَداءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کے مزاراتِ طاہِرات کی زیارت کے وقت اس طرح سلام عرض کیجئے: سَلَامٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ترجمہ: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے بدلے، پس آخرت کیا ہی اچّھا گھر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰)

مزار پر چادر چڑھانا

(٦) بُزُرگانِ دین اور اولیاء و صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کے مزاراتِ طیِّبات پر غِلاف (یعنی چادر) ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحِبِ مزار کی وَقْعت (یعنی عزّت و عظمت) عوام کی نظر میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں، ان کے بَرَکات حاصل کریں۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۹)

مزار پر گُنبد بنانا

(۷) قَبْر کو پُختہ (یعنی پکّی) نہ کرنا بہتر ہے، عام مسلمان کی قَبْر کے گِرد بِلا مقصدِ صحیح عمارت بنانے کی شرعاً اجازت نہیں کہ یہ مال ضائع کرنا ہے۔ البتّہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کے مزارات کے گرد اچّھی اچّھی نیّتوں سے عمارات و گنبد (گُم۔بَد) بنانا جائز ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** جلد 9 (مُخَرَّجہ) صَفْحہ 418 پر ہے: ''کشفُ الغِطاء'' میں ہے: ''مطالِبُ المؤمنین'' میں لکھا ہے کہ سَلَف (یعنی گُزَشتہ دور کے بُزُرگوں) نے مشہور عُلَماء و مَشایخ کی قبروں پر عمارت بنانا مُباح (یعنی جائز) رکھا ہے تاکہ لوگ زِیارت کریں اور اس میں بیٹھ کر آرام لیں، لیکن اگر **زینت** (یعنی خوبصورتی اور آرائش) کے لیے بنائیں تو **حرام** ہے۔ مدینۂ منوّرہ میں صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضوان) کی قبروں پر اگلے زمانے میں قُبّے (یعنی گنبد) تعمیر کئے گئے ہیں، ظاہر یہ ہے کہ اُس وقت جائز قرار دینے سے ہی یہ ہوا اور حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مرقدِ انور (یعنی مزارِ پاک) پر بھی ایک بُلند قُبّہ (عظیم سبز سبز گنبد شریف) ہے۔

مزارت پر چَراغاں کرنا

(۸) اگر شَمعیں روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ مَوضَعِ قُبُور میں مسجِد ہے یا قُبُور سرِراہ (یعنی راستے میں) ہیں یا وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے یا مزار کسی ولیُّ اللہ یا مُحقّقِین عُلَماء میں سے کسی عالم کا ہے، وہاں شَمعیں روشن کریں ان کی رُوحِ مبارک کی **تعظیم** کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

لیے جو اپنے بدن کی، خاک پر ایسی تجلّی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر، تاکہ اس روشنی (یعنی لائٹنگ) کرنے سے لوگ جانیں کہ یہ ولی کا مزارِ پاک ہے تاکہ اس سے تبرُّک کریں اور وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگیں کہ ان کی دُعا قبول ہو، تو یہ اَمر جائز ہے اس سے اَصلاً مُمانَعت نہیں، اور اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے۔

(فتاوٰی رضویہ "مُخَرّجہ" ج ۹ ص ٤۹۰، اَلْحَدِیقَۃُ النَّدِیَّۃ ج۲ ص ٦۳۰)

قَبْر کا طواف

(۹) تعظیم کی نِیّت سے قَبْر کا طواف کرنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۰)

قَبْر کو سجدہ کرنا

(۱۰) قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا **حرام** ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کفر ہے۔

(ماخوذ از **فتاوٰی رضویہ** ج ۲۲ ص ٤۲۳)

﴿14﴾ قَبْر میں قراٰن پڑھنے والا نوجوان

ابُو النضر نیشاپوری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی جو کہ ایک مُتّقی گورکن تھے، فرماتے ہیں: میں نے ایک قبر کھودی، لیکن اُس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ عمدہ لباس میں ملبوس اور بہترین خوشبو سے مُعطَّر ایک حسین وجمیل نوجوان اس میں پالتی (یعنی چوکڑی) مارے بیٹھا **قرآنِ کریم** پڑھ رہا ہے۔ نوجوان نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا قِیامت آگئی؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: جہاں سے مِٹّی ہٹائی تھی وَہیں رکھ

دو، تو میں نے مٹّی وَہیں رکھ دی۔ (شرح الصُّدور ص ۱۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبیوں، ولیوں اور مخصوص نیک بندوں کے جسموں کو قَبروں میں بھی سلامت رکھتا اور خوب اِنعام واِکرام سے مالا مال کرتا ہے، یہ حضرات اپنے مزارات میں بھی عبادات کی لذّات اُٹھاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیاروں کے مزاروں کو خوشبوؤں سے خوب مہکاتا ہے اور لوگوں کی ترغیب کیلئے کبھی عام لوگوں پر اس کا اظہار بھی فرما دیتا ہے۔

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ مہکتی قبر

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدُّنیا رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حَبیب** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت کی کہ ایک قَبر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ کسی نے صاحبِ قبر کو خواب میں دیکھ کر اُن سے پوچھا: یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ جواب دیا: **تلاوتِ قرآن اور روزے کی۔** (کتاب التہجد وقیام اللیل رقم ۲۸۷ ج ۱ ص ۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، قرانِ کریم کی تلاوت اور روزہ وعبادت

میں بے حد برکت ہے اور ربُّ العزّت اپنی رحمت سے اپنے عبادت گزار بندوں کی قبروں کو خوشبوؤں سے مہکاتا ہے۔

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ کانا مُردہ

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، اُسکے مرنے کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ **کانا** ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعامَلہ ہے؟ جواب دیا: میں نے صَحابہ ٔ کرام (علیہم الرضوان) کی مبارک شان میں ''عَیب'' نکالے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو ''عیب دار'' کر دیا! یہ کہہ کر اُس نے اپنی **پھوٹی ہوئی آنکھ** پر ہاتھ رکھ لیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۸۰)

ہر صَحابی قَطعی جنّتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ صَحابہ ٔ کرام علیہم الرضوان کی شانِ عَظمت نشان میں نکتہ چینی کرنا بے حد خطرناک ہے۔ ان مُقتدَر حضرات کے بارے میں زَبان تو زَبان دل میں بھی کوئی بُری بات نہیں لانی چاہئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ

شریعت'' جلد اوّل صَفحہ 252 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''**تمام صَحابۂ کرام** رضی اللہ تعالٰی عنہم اہلِ خیر وصَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، ان کا جب ذِکر کیا جائے تو خیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا **فرض** ہے۔'' مزید آگے چل کر صَفحہ 254 پر فرماتے ہیں: ''تمام صَحابۂ کرام اعلٰی واَدنٰی (اور ان میں ادنٰی کوئی نہیں) **سب جنّتی** ہیں، وہ جہنّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (بِھ۔نَ۔ک یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا استِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وَعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔'' عاشقِ صحابہ واہلبیت، اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حُضور
نجم[1] ہیں اور ناؤ[2] ہے عِترت[3] رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ پُراَسرار کُنویں کا قیدی

شَیبان بن حسن کا بیان ہے: میرے والِد صاحِب اور عبدُ الواحِد بن زید ایک جِہاد میں تشریف لے گئے، اُنہوں نے ایک **پُراَسرار کُنواں** دیکھا جس میں سے آوازیں

---

[1]: ستارے [2]: کَشتی [3]: اولاد۔ اہلبیت

آرہی تھیں! اندر جھانکا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے اور اُس کے نیچے پانی ہے، انہوں نے دریافت کیا: **جِنّ ہو یا انسان**؟ جواب دیا: انسان۔ پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ بولا: **اَنطاکِیہ** کا، میرا قِصّہ یہ ہے کہ **میرے رب** عَزَّوَجَلَّ نے **مجھے وَفات دے دی اور اب مجھ کو اس کنویں میں قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے قید کر دیا ہے،** ''اَنطاکِیہ'' کے کچھ لوگ میرا ذکرِ خیر تو کرتے ہیں مگر میرا دَین (یعنی قرضہ) نہیں چُکاتے۔ چُنانچِہ یہ دونوں (یعنی میرے والِد صاحِب اور ان کے رفیق) ''اَنطاکِیہ'' گئے اور (معلومات کرکے) اُس **پُراَسرار کُنویں کے قیدی** کا دَین (یعنی قرض) چُکا کر واپَس اُسی مقام پر آئے تو وہاں نہ اب وہ شخص تھا نہ ہی کُنواں! یہ دونوں حَضرات اُسی **پُراَسرار کُنویں** والی جگہ پر جب رات سوئے تو خواب میں وُہی شخص آیا اور اس نے کہا: ''**جَزَاکُمَا اللّٰہُ عَنِّیْ خَیْراً**۔'' (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم دونوں کو میری طرف سے بہترین بدلہ دے) میرا قرض ادا ہونے کے بعد میرے **پَروَردَگار** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو **جنّت** کے فُلاں حصّے میں داخِل فرما دیا ہے۔ (شرحُ الصُّدور ص۲۶۷)

مَقروض شہید بھی جنّت میں نہ جاسکے گا جب تک کہ ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، ''قرض'' بَہُت بڑا بوجھ ہے، جو لوگ ادائے قرض میں ٹالَم ٹول کرتے ہیں اُن کو بیان کردہ **حِکایت** سے ڈر جانا چاہئے اور قرض خواہ (یعنی جس سے قرض لیا ہے اُس) کو اپنے پاس دھکّے کِھلانے کے بجائے خود اُس کے

پاس جا کر شکریہ کے ساتھ اس کا قرض ادا کر دینا چاہئے ، کہیں ایسا نہ ہو کہ جُھوٹ مُوٹ "آج کل" کرتے ہوئے موت آجائے اور **قَبْر** میں جان پھنس جائے ۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی **اللہ** عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زِندہ ہو پھر **اللہ** عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس کے ذِمّے **قرض** ہو تو وہ **جنَّت میں داخِل نہ ہوگا** یہاں تک کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے ۔" (مُسندِ اِمام احمد ج۸ص۳۴۸ حدیث۲۲۵۰۶) کوئی مسلمان مقروض فوت ہو جائے تو عزیزوں کو چاہیے کہ فوراً اُس کا قرضہ ادا کر دیں تا کہ مرحوم کے لئے قبر میں آسانی ہو ۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک تمہارا رفیق جنَّت کے دروازے پر اپنے **قرض** کی وجہ سے روک دیا گیا ہے اگر تم چاہو تو اس کا **قرض** پورا ادا کرو اور اگر چاہو تو اسے (یعنی فوت شدہ مقروض کو) عذاب کے حوالے کر دو ۔"

(اَلْمُستَدرَک لِلْحاکِم ج ۲، ص ۳۲۲ حدیث ۲۲۶۰/۶۱)

نمازِ جنازہ سے قبل اعلان کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا ہی اچھا ہو کہ **نمازِ جنازہ** پڑھانے سے قبل امام صاحِب یا کوئی اسلامی بھائی اِس طرح **اعلان** فرما دیا کریں: **مرحوم** کے اہلِ خاندان اور دوست اَحباب توجُّہ فرمائیں، **مرحوم** نے اگر زندَگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو مُعاف کر دیجئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کا بھی بھلا ہو گا اور آپ کو بھی ثواب

ملیگا۔ آپ کا اگر مرحوم پر **قرض** ہو اور وہ مُعاف کر دیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوگا۔ اس کے بعد امام صاحِب **نیّت و نمازِ جنازہ کا طریقہ** بھی بتائیں۔

وقت پر قرضہ ادا کر دو پھر و مت قول سے
جھوٹ مت بولو بچو بے کار ٹالم ٹول سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ قَبْر میں آنکھیں کھولدیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوعلی علیہ رَحمۃ اللہِ الولی فرماتے ہیں: میں نے ایک **فقیر** (یعنی اللہ کے ایک نیک بندے) کو قَبْر میں اُتارا، جب کفن کھولا اور ان کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ تعالٰی ان کی غُربَت (یعنی بیکسی) پر رحم کرے، **فقیر** نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: **اے ابوعلی!** تم مجھے اُس (ربِّ کریم) کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو مجھ پر خاص کرم فرماتا ہے! میں نے عرض کی: اے میرے سردار! کیا موت کے بعد زِندَگی ہے؟ فرمایا: بَلْ اَنَا حَیٌّ وَّکُلُّ مُحِبِّ اللّٰہِ حَیٌّ لَاَنْصُرَنَّکَ بِجَاھِیْ غَدًا (میں زندہ ہوں اور خُدا کا ہر پیارا زندہ ہے، بیشک وہ وَجاہت وعزّت جو مجھے روزِ قِیامت ملے گی اُس سے میں تیری مدد کروں گا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ٤٣٣)

اولیا بعدِ وفات بھی زندہ ہوتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیاءِ کرام و شہداءِ عِظام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور سب کچھ مُلاحظہ فرمارہے ہوتے ہیں: اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہِ

تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ شرحِ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں: اولیاءُ اللہ کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی وموت) میں اَصلاً (یعنی کسی قسم کا کوئی) فرق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ''مخرجہ'' ج۹ ص ۴۳۳، مِرقاۃُ المفاتِیح ج ۳ ص ۴۵۹ تحت الحدیث ۱۳۶۶)

کون کہتا ہے ولی کو، مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿19﴾ جب بھینس کا پاؤں زمین میں دھنسا۔۔۔

قبرِستان کی سُوکھی گھاس کاٹ کرلے جانا جائز ہے مگر جانوروں کو قبروں پر چلانے چَرانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اِس فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت) غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ (اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے) نے (اپنے پیر بھائی) حضرتِ سیِّدی ابوالحسن نوری مُدَّظِلُّہُ الْعالی سے سنا کہ ہمارے بِلاد میں ''مارہرہ مُطَہَّرہ'' (الھند) کے قریب ایک جنگل میں گنجِ شہیداں ہے (یعنی جس میں بہت سارے شہید مدفون ہیں اس اجتماعی قبر کے اوپر چلتا ہوا) کوئی شخص اپنی بھینس لیے جاتا تھا، ایک جگہ زمین نَرم تھی، ناگاہ (یعنی یکا یک) بھینس کا پاؤں (زمین میں) جارہا، معلوم ہوا یہاں قَبر ہے، قَبر سے آواز آئی: ''اے شخص! تونے مجھے

تکلیف دی، تیری بھینس کا پاؤں میرے سینے پر پڑا۔'' (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ۴۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا شُہَداءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام **حیات** ہوتے اور قبروں میں ان کے بدن سلامت رہتے ہیں۔

شہیدوں کو ملی حق سے حیاتِ جاوِدانی ہے
خدا کی رحمتیں، جنّت میں اُن کی میہمانی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿20﴾ قَبْر پر بیٹھنے والے کو تَنبِیہ

عُمارہ بن حَزْم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک قَبْر پر بیٹھے دیکھا، فرمایا: او قَبْر والے! قَبْر سے اُتر آ، نہ تو صاحِبِ قَبْر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرجہ" ج ۹ ص ۴۳۴) اِس **مَدَنی حکایت** سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو جنازے کے ساتھ قبرِستان جاتے ہیں اور تدفین کے دَوران **مَعاذَاللّٰہ** بِلا تکلُّف قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

﴿21﴾ قبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمَر رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: کسی شخص نے ایک **قبر پر پاؤں** رکھا، قبر سے آواز آئی: اِلَیْکَ عَنِّیْ وَلَا تُؤْذِنِیْ اپنی طرف ہٹ، (یعنی دور ہو! اے شخص میرے پاس سے!) اور مجھے ایذا نہ دے۔ (ایضاً ص ۴۵۲، شَرحُ الصُّدُور ص ۳۰۱)

﴿22﴾ قبر پر سونے والے سے صاحبِ قبر نے کہا۔۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں ''مُلکِ شام'' سے بصرہ کو آتا تھا، رات کو خَنْدَق (یعنی کھائی یا گڑھے) میں اُترا۔ وُضو کیا اور دو رَکعت (رَکْ ۔ عَتْ) نماز پڑھی۔ پھر ایک قَبْــــر پر سر رکھ کر سو رہا، جب جاگا تو ناگاہ (یعنی اچانک) سُنا کہ صاحِبِ قَبْر شِکایت کرتا اور فرماتا ہے کہ لَقَدْ اٰذَیْتَنِیْ مُنْذُ اللَّیْلَۃِ یعنی تو نے رات بھر مجھے ایذا پہنچائی۔ (صاحِبِ قبر نے مزید فرمایا:) ہم جانتے ہیں اور تم کو پتا نہیں، ہم عمل پر قادِر نہیں، تم نے دو رکعت جو نماز پڑھی وہ دُنیا وَمافِیہا (یعنی دنیا اور اِس میں جو کچھ ہے اُس) سے بہتر ہے، پھر اس نے (مزید) کہا کہ اہلِ دنیا کو اللہ تعالٰی ہماری طرف سے جزائے خیر دے جب وہ ہم کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں تو وہ ثواب نور کے پہاڑ کی مِثل ہم پر داخِل ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ''مُخَرَّجہ'' ج ۹ ص ۴۵۲، شَرۡحُ الصُّدور ص ۳۰۵)

﴿23﴾ اُٹھ تُو نے مجھے ایذا دی!

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مِینا تابِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں گیا، دو رَکعات پڑھ کر ایک قَبْر پر لیٹا رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سُنا، صاحِبِ قبر کہتا ہے: قُمْ فَقَدْ اٰذَیْتَنِیْ اُٹھ کہ تو نے مجھے ایذا دی۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج ۷ ص ۴۰)

قَبْر پر پاؤں رکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر 21-22-23 سے معلوم ہوا کہ قَبْر پر

پاؤں رکھنے یا سونے سے قَبْر والے کو اِیذا ہوتی ہے اور بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قَبْر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قَبْر کو رَوندے اور نہ کسی قَبْر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلِیم نے منع فرمایا ہے: **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) **مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جُوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اِس سے کہ میں کسی مسلمان کی قَبْر پر چلوں۔** (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۰ حدیث ۱۵٦۸) (۲) **ایک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قَبْر پر بیٹھے۔** (صَحیح مُسلِم ص ٤۸۳ حدیث ۹۷۱)

قَبروں کو مٹا کر بنائے ہوئے راستے پر چلنا حرام ہے

قبرِستان میں عام راستے سے جائے، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ٦۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف **گمان** ہو تب بھی اُس پر **چلنا ناجائز و گناہ** ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

مزارات کے گرد قبریں مٹا کر بنائے ہوئے فرش پر چلنا پھرنا حرام

کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی

قبریں مِسمار کر کے (یعنی توڑ پھوڑ کر) فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، ذکرواَذکار اور تِلاوت کیلئے بیٹھنا وغیرہ **حرام** ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

قَبْر کے قریب گندگی کرنا

قَبْر پر رہنے کا مکان بنانا، یا قَبْر پر بیٹھنا، یا سونا، یا اس پر بَول و بَراز (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنا یہ سب اُمورِ اَشَدّ (یعنی سخت ترین) مکرُوہ قریب بحَرام ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرجہ" ج ۹ ص ۴۳۶) **سیِّدِ عالم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **فرماتے ہیں:** مُردے کو قَبْر میں بھی اس بات سے ایذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اسے اَذِیَّت ہوتی۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص ۱۲۰ حدیث ۷۴۹ دار الفکر بیروت)

میِّت دَفنانے کے لئے قبروں پر پاؤں رکھنا پڑے تو؟

قبرِستان میں مَیِّت کے لیے قَبْر کھودنے یا دُفن کرنے جانا چاہتے ہیں، بیچ میں قبریں حائل ہیں، اس حاجت کیلئے اجازت ہے، پھر بھی جہاں تک بن پڑے بچتے ہوئے جائیں اور ننگے پاؤں ہوں، ان اَموات (یعنی قبروالوں) کیلئے دعا اِستِغفار (یعنی مغفِرت کی دعائیں) کرتے جائیں۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ۴۴۷) ایسے موقَع پر صِرف وُہی جائیں جن کو تدفین کرنی ہے، ایک بھی زائد نہ جائے، مَثَلاً معلوم ہو کہ تین کافی ہو جائیں گے تو چوتھا وہاں تک نہ جائے، اور وہ تین بھی اگر مجبوراً قبروں پر کھڑے تھے تو مِٹّی ڈالنے کے بعد اذان وفاتحہ وغیرہ کے لئے نہ رکیں، فوراً لوٹ آئیں اور جہاں یقینی طور پر پاؤں

تلے قبریں نہ ہوں ایسی جگہ آکر اذان و فاتحہ کی ترکیب کریں۔

قبرستان میں چیُونٹیوں کو مٹھائی ڈالنا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کے صَفْحَہ 348 تا349 سے **ایک معلوماتی** ''عرض وارشاد'' مُلاحظہ ہو: **عرض:** مُردہ (یعنی میّت) کے ساتھ مِٹھائی (چینی) قبرِستان میں **چیونٹیوں** کے ڈالنے کے لیے لے جانا کیسا ہے؟ **ارشاد:** ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح عُلَمائے کِرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مٹھائی ہے اور **چیونٹیوں** (آٹا یا مٹھائی یا چینی وغیرہ) کو اس نِیّت سے ڈالنا کہ میّت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ مَحض جہالت ہے۔ اور یہ نِیَّت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اِس (یعنی چیونٹیوں کو ڈالنے) کے مساکینِ صالحین (یعنی نیک و پارسا غریبوں) پر تقسیم کرنا بہتر ہے۔ ﴿پھر فرمایا:﴾ مکان پر جس قَدَر چاہیں خیرات کریں، قبرِستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اَناج تقسیم ہوتے وقت بچّے اور عورتیں وغیرہ غُل (یعنی شور) مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

قَبْر پر پانی چھڑکنا

شبِ براءت میں یا کسی بھی حاضری کے موقع پر بعض لوگ اپنے عزیز کی قَبْر پر بِلا مقصدِ صحیح مَحض رسمی طور پر پانی چھڑکتے ہیں یہ اِسراف و ناجائز ہے، اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اِس سے میّت کی قَبْر میں ٹھنڈک ہوگی تو اِسراف کے ساتھ ساتھ نِری جہالت بھی ہے، ہاں میّت کی تدفین کے بعد چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ اِسی طرح اگر قَبْر پر پودے

وغیرہ ہیں اِس لئے پانی ڈالا جب بھی حرج نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے! پانی ڈالنے کے لئے اگر قبروں پر پاؤں رکھ کر جانا پڑتا ہو تو جائے گا تو گنہگار ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں اُجرت دیکر کسی اور سے بھی نہ ڈلوائے۔

پُرانے قبرِستان میں مکان بنانا کیسا؟

قبرستان وَقف ہے اور وَقف میں اپنی سُکُونت (یعنی رِہائش) کا مکان بنانا ''وَقفِ بے جا'' ہے اور اس (یعنی وَقف) میں تَصَرُّفِ بے جا **حرام** ہے۔ پھر اگر اُس قطعے (یعنی زمین کے ٹکڑے۔ پلاٹ) میں قُبُور بھی ہوں اگرچِہ نشان مٹ کر ناپید (یعنی بالکل غائب) ہوگئی ہوں، جب تو **مُتَعدَّد حراموں کا مجموعہ** ہے، (مثلاً ان نظر نہ آنے والی) قبروں پر پاؤں رکھنا ہوگا، چلنا ہوگا، بیٹھنا ہوگا، پیشاب پاخانہ کرنا ہوگا، اور **یہ سب حرام** ہے۔ اس میں مسلمانوں کو طرح طرح سے **ایذا** ہے اور مسلمان بھی کون؟ اَموات (یعنی فوت شدہ) کہ شکایت نہیں کر سکتے، دنیا میں عِوَض (عِ۔ وَض۔ یعنی بدلہ یا انتِقام) نہیں لے سکتے، بے وجہِ شَرعی مسلمانوں کی ایذا **اللہ و رسول** کی ایذا ہے، **اللہ و رسول** (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو اِیذا دینے والا **مُستَحَقِ جہنَّم**۔ اِسی طرح اگر قبرِستان کے قریب مکان بنایا، پاخانے یا دھوبیوں کے غلیظ پانی کا بہاؤ قُبُور پر رکھا تو یہ بھی **سخت حرام** ہے اور جو باوَصفِ قُدرت اُسے مَنع نہ کرے وہ بھی **مُرتکبِ حرام** ہے اور بَطَمعِ کرایہ (یعنی کرائے کے لالچ میں) اُسے رَوا (یعنی جائز) رکھنا سستے داموں دوزخ مول لینا (یعنی سستے بھاؤ میں جہنَّم خریدنا) ہے، یہ

کام اُسی شخص کے ہو سکتے ہیں جس کے دل میں نہ اسلام کی قدر، نہ مسلمانوں کی عزّت، نہ خُدا کا خوف، نہ موت کی ہَیبت۔ وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالٰی۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۴۰۹)

پُرانی قَبْر میں ہڈّیاں نظر آئیں تو.....؟

اگر بارِش یا کسی بھی سبب سے قبر کُھل جائے اور مُردے کی ہڈِّیاں وغیرہ نظر آنے لگیں تو اُس قبر کو مٹّی سے بند کر دینا ضَروری ہے۔ اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** سے سُوال جواب ملاحظہ ہوں: **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اس مسئلے میں کہ قدیم قبر اگر کسی وجہ سے کُھل جائے یعنی اُس کی مٹّی الگ ہو جائے اور **مُردے کی ہڈِّیاں** وغیرہ ظاہر ہونے لگیں تو اِس صورت میں قبر کو مٹّی دینا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب:** اس صورت میں اُسے مٹّی دینا فَقَط جائز ہی نہیں بلکہ **واجِب** ہے کہ سَترِ مسلِم (یعنی مسلمان کا پردہ رکھنا) لازِم ہے۔ **(فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۴۰۳)**

خواب کی بُنیاد پر قَبْر کُشائی کا مسئلہ

بعض اوقات مُردہ خواب میں آکر بتاتا ہے کہ میں زندہ ہوں! مجھے نکالو! یا کہتا ہے: میری قبر میں پانی بھر گیا ہے، مجھے یہاں پریشانی ہے! میری لاش کسی اور جگہ مُنتَقِل (TRANSFER) کر دو! وغیرہ، چاہے بار بار اِس طرح کے خواب نظر آئیں، خوابوں کی بُنیاد پر "قبر کُشائی" یعنی قبر کھولنا جائز نہیں۔ بِالفرض کسی نے خواب کی بُنیاد پر یا شرعی اجازت نہ ہونے کے باوُجود قبر کھول دی اور میّت کا بدن مَعَ کفن سلامت نکلا، خوشبوئیں

آئیں اور دیگر بھی اچّھی اچّھی نشانیاں دِکھیں تب بھی بِلا اجازتِ شرعی **قَبْر کُشائی** کرنے والے گنہگار ہی ٹھہریں گے، اِس ضِمْن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** کے ''سُوال جواب'' مُلاحظہ ہوں، **سُوال:** اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت پوری مدّتِ حَمل کے بعد بحالتِ حَمل انتِقال کرگئی، دستور کے مطابِق اُسے دَفن کر دیا گیا، ایک مردِ صالح (یعنی نیک آدمی) نے خواب دیکھا کہ اُس عورت کو **زندہ بچّہ** پیدا ہوا ہے، اب شخصِ مذکور کے خواب پر اعتماد کر کے قبر کھود کر بچّے کو عورت کے ساتھ نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب:** جائز نہیں، مگر جب کوئی روشن دلیل ہو، پردہ محفوظ ہے، اور خواب طرح طرح کے ہوتے ہیں، ''سِراجیہ'' پھر ''ہندیہ'' میں ہے: ایک عورت کے حَمل کو سات مہینے ہوئے بچّہ اُس کے پیٹ میں حَرَکت کرتا تھا، وہ مرگئی اور اُسے دَفن کر دیا گیا، پھر کسی نے اُسے **خواب** میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے میں نے بچّہ جنا ہے، تو قبر نہ کھودی جائے گی۔ **واللّٰہ تعالٰی اَعلم** یعنی اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجه" ج ۹ ص ۴۰۵،۴۰۶)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مُخَرَّجہ صَفْحَہ 501 تا 503 سے ''قبر کُشائی'' کے متعلق نہایت اَہم وعبرت انگیز ''عرض وارشاد'' مُلاحظہ فرمائیے: **عرض:** ایک قَبر کچّی ہے، ہر بار (بارِش وغیرہ کا) پانی بھر جاتا ہے (کیا) اس میں پکّی ڈاٹ (یعنی سوراخ بند کرنے کی چیز) لگا دیں؟ **ارشاد:** قَبر پر ڈاٹ لگانے میں حَرَج نہیں، ہاں کھولی نہ جائے۔ میِّت کو دَفن کر کے جب مٹّی دے دی گئی تو وہ اَمانت ہو جاتا ہے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی، اس کا کشف

(یعنی کھولنا) جائز نہیں ۔ (کیونکہ قَبْــر میں مُر دہ) دو حال سے خالی نہیں (یا تو) مُـعَـذَّب (یعنی عذاب میں) ہے یا مُـنعَـم عَلَیه (یعنی نعمت میں) ۔ اگر مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اِسے ، جس سے اُسے (یعنی خود دیکھنے والے کو) رنج پہنچے گا اور کر کچھ نہیں سکتا ۔ اور اگر مُنعَم عَلَیه (یعنی نعمت میں) ہے تو اس میں اُس (یعنی میّت) کی ناگواری ہے ۔

قبر پر بچّے کودتے پھرتے ہیں

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کے مُؤَلِّف (یعنی ترتیب دینے والے) شہزادۂ اعلیٰ حضرت ، تاجدارِ اہلسنّت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان علیہِ رحمۃُ الرحمٰن اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے **ارشاد** کے تحت حاشیے میں فرماتے ہیں : '' فقیر کہتا ہے کہ اگر صورت معاذ اللہ صورتِ اُولیٰ (یعنی عذاب والا مُعامَلہ) ہے تو ناگواری اور زیادہ ہونی چاہیے اور بے وجہ ناحق ایذائے مسلم حرام (اور) خُصُوصاً ایذائے مِیّت ، نیز حدیث کے ارشاد سے ثابت ہے کہ '' مُردے کو قبر سے تکیہ (یعنی ٹیک) لگانے سے بھی اَذِیَّت ہوتی ہے ۔ '' تو مَعاذَ اللہ محض اپنی خواہش کے لیے نہ (کہ) ضَرورت و حاجت کے لیے اُس پر کُدال چلانا اور قَبْـــر کو کھود ڈالنا کس قدر سخت اِیذا کا باعِث ہو گا ۔ آہ ! مسلمانوں کے قبرِستانوں کی آج جو رَدّی حالت ہے اُس پر جس قدر بھی رَویا جائے کم ہے ۔ قَبْــر پر لوگ بیٹھ کر حُقّے پیتے ، خُرافات کرتے ، لَغو (یعنی بے کار) باتیں بناتے ، گالیاں بکتے ، قہقہے اُڑاتے ہیں ۔ غیر قوم ہی کے لوگوں پر بس نہیں خود مسلمان بھی یہ ناشائستہ بے ہُودہ حرکتیں کرتے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

ہیں۔بچّے قبور پر کھیلتے کودتے پھرتے ہیں بلکہ گدھے اُن پر لوٹتے لِید کرتے ہیں، بکریاں بیٹھتی مینگنیاں کرتی ہیں۔ وَلاحَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ مسلمانو! خدا کے لیے آنکھیں کھولو! ایک دن تمہیں بھی (دنیا سے) جانا ہے۔ان مُردوں کی خاطر کچھ انتظام نہیں کرتے (تو) اپنے ہی لیے کرو۔''

﴿24﴾ قَبر کُشائی کرنے والا اندھا ہو گیا!

بِلا اجازتِ شَرعی قبر کُشائی کا بھیانک انجام دنیا میں بھی دیکھا جاسکتا ہے، چُنانچِہ **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** صَفحہ 502 پر ہے: علّامہ طاش کُبریٰ زادہ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے یہ حدیث دیکھی کہ ''عُلَمائے دین کے بدن کو مِٹّی نہیں کھاتی، بدن اُن کا سلامت رہتا ہے۔'' شیطان نے اُن کے دل میں وَسوَسہ ڈالا کہ ہمارے استاد بَہُت بڑے عالِم ہیں اُن کی قَبر کھول کر دیکھوں کہ ان کا بدن کس حال پر ہے! اِس وَسوَسے نے اُن پر ایسا غَلَبہ کیا کہ ایک شب میں جا کر قَبر کھولی، دیکھا کفن بھی میلا نہ تھا۔جب دیکھ چکے، قَبر سے آواز آئی: ''دیکھ چُکا! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تجھے اندھا کرے۔'' اُسی وقت دونوں آنکھیں بہ گئیں (یعنی وہ نابینا ہوگئے)۔

﴿25﴾ قَبر کھولنے والا زندہ دَفن ہو گیا

اِسی طرح ناجائز طور پر قبر کُشائی کرنے والے ایک اور شخص کا دردناک انجام مُلاحظہ ہو چُنانچِہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک عورت کا اِنتقال ہوا، دَفن کردی گئی،

اُس کے شوہر کو بہُت مَحبَّت تھی، مَحبَّت نے مجبور کیا کہ اس کی قبر کھول کر دیکھے، کیا حال ہے! ایک عالم سے یہ اِرادہ ظاہر کیا، اُنہوں نے مَنع کیا، نہ مانا اور اُن کو قبرِستان تک ساتھ لے گیا، عالم نے ہر چند مَنع کیا لیکن اس نے قَبر کھولی۔ عالم صاحِب قَبر کے کنارے بیٹھے رہے، وہ نیچے اُترا دیکھا کہ **اُس عورت کے دونوں پاؤں پیچھے سے لے جا کر اُس کی چوٹی سے باندھ دیئے گئے ہیں۔** اُس نے چاہا کہ کھول دوں ہر چند طاقت کی مگر نہ کھول سکا۔ ''**اللہ** کی لگائی ہوئی گِرَہ کون کھول سکے!'' اُن عالم صاحِب نے مَنع فرمایا، نہ مانا۔ دوبارہ پھر زور کیا، عالم صاحِب نے پھر مَنع کیا کہ دیکھ اِسی میں خیریت ہے اسے ایسے ہی رہنے دے، اُس نے کہا: ایک بار تو اور زَور کرلوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زَور کر رہی رہا تھا، **بِالآخِر زمین دھنسی اور وہ (زندہ) مردو (مُردہ) عورت دونوں زمین میں چلے گئے۔**

وَالعِیاذ باللہِ تَعالٰی ۔**(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۵۰۲،۵۰۳)**

نہ پیدا ہو ضِد اور رہے ہر گھڑی سَر   مِرا حکمِ شرعی پہ خم یا الٰہی

تِرے قَہر سے میں اَماں چاہتا ہوں   تُو دے عافیّت کر کرم یا الٰہی

بسر زندگی میری نیکی کی دعوت

میں ہو، نکلے طیبہ میں دم یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَمانتاً دفن کرنے کا مَسئَلہ

بعض لوگ دوسرے شہروں میں فوت ہوجاتے ہیں تو ان کو عارِضی طور پر اَمانتاً دَفن کردیا جاتا ہے، پھر مَوقَعے کی مُناسَبت سے نکال کران کے آبائی گاؤں وغیرہ میں لے جا کرتدفین کرتے ہیں یہ **ناجائز** ہے۔ اسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ حرام ہے، دَفن کے بعد (قَبر) کھولنا جائز نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۴۰۶)

کسی کے پلاٹ پر بِغیر اجازت تدفین

اگر لوگ کسی کے پلاٹ یا کھیت وغیرہ میں بِغیر اجازتِ مالِک تدفین کردیں تو مالِک کو اختیار ہے کہ مِیّت کو نکلوا دے یا زمین کو ہموار کرکے اُس پر کھیتی یا تعمیرات وغیرہ جو چاہے کرے۔ چُنانچِہ فُقَہائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مِٹّی ڈالنے کے بعد مِیّت کو قَبر سے نہ نکالا جائے گا مگر کسی آدمی کے **حق** کے باعِث مَثَلاً یہ کہ زمین غَصب کی ہوئی ہو اور مالک کو اختیار ہوگا کہ مُردے کو باہَر نکالے یا قَبر زمین کے برابر کردے۔ (درمختار ج۳ ص۱۷۰) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ایک **سُوال** کے جواب میں اِسی طرح کا جز ئیہ (جُز۔ ئی۔ یَہ) تحریر کرنے کے بعد پلاٹ کے مالِک کو **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ اصل حکمِ فِقہی ہے (یعنی شرعاً اجازت تو ہے)، مگر مسلمان نَرم دل اور دوسرے مسلمان (پر اور) خُصُوصاً مِیّت

پر رحم دل ہوتا ہے، قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ: (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے): رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (پ ۲٦ الفتح: ۲۹) (ترجمۂ کنزالایمان: اور آپس میں نرم دل) اگر وہ درگزر کرے گا (اور ناجائز طور پر دفن کی جانے والی مَیّت کو اپنی زمین میں رہنے دے گا تو) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (پلاٹ کے مالِک) کی خطاؤں سے درگُزر فرمائے گا۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ؕ (پ ۱۸ النور: ۲۲) (ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی پر اِحسان کرے گا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس پر اِحسان کرے گا، کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ (یعنی جیسا تم کرو گے ویسا ہی تمہارے ساتھ کیا جائے گا) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی کا پردہ فاش نہ کریگا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس کی پردہ پوشی کریگا مَنْ سَتَرَ سَتَرَہُ اللّٰہُ (یعنی جو کسی کی پردہ پوشی کرے خدا عزوجل اس کی پردہ پوشی کرے گا) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی کی قَبر کا احتِرام کرے گا، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اِس کی زندگی و موت میں اِسے اِحترام بخشے گا۔ اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ (اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے) واللّٰہُ تعالیٰ اَعلم۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ۳۷۹، ۳۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَیّت کے ساتھ مال دفن ہو گیا، کیا کرے؟

اگر کسی کی رقم وغیرہ مَیّت کے ساتھ دفن ہو گئی تو اُس کو نکالنے کیلئے قبر کُشائی کی اجازت ہے۔ چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: عورت کو کسی وارِث نے

زیور سمیت دفن کر دیا اور بعض وُرَثاء موجود نہ تھے ان وُرثاء کو قَبْر کھودنے کی اجازت ہے۔کسی کا کچھ مال قَبْر میں گر گیا، مٹّی دینے کے بعد یاد آیا تو قَبْر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچِہ وہ ایک ہی دِرہَم ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۷)

"زیارتِ قُبُور سنّت ہے" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے 14 مَدَنی پھول

(۱) قُبُورِ مُسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہَداءِ عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کی حاضِری سعادت بَرسعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرّجہ" ج ۹ ص ۵۳۲)

قبرستان میں سلام کرنے کا طریقہ

(۲) اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد ترمذی شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَاوَ نَحْنُ بِالْاَثْر. ترجَمہ: اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللّٰہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

(تِرمِذی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۱۰۵۵)

اَربوں مرحوموں سے دعائے مغفرت حاصل کرنے کا وِرد

(۳) جو قبرستان میں داخِل ہو کر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عزّوجلّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (درمنثور)

النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ. ترجمہ: ''اے اللہ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تُو اُن پر اپنی رحمت فرما اور ان کو میرا سلام پہنچا دے۔'' تو (حضرت سیِّدُنا) آدم (علیہ السلام) سے لے کر اِس (دُعا کے پڑھتے) وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔

(شَرحُ الصُّدُور ص۲۲٦)

(٤) اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحِبِ قبر کے مرتبے کو ملحوظ رکھ کر باادب بیٹھ جائیے۔

(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۱۷۹)

زیارتِ قُبور کے اَفضل اَوقات

(٥) قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر، جمعرات (جُم۔عَہ۔رات)، جمعہ، ہفتہ۔ (فتاوٰی عالمگیری ج٥ ص٣٥٠) (٦) جمعہ کے دن بعدِ نمازِ صُبح زیارتِ قُبور افضل ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج ۹ ص۵۲۳) (۷) رات کو تنہا قبرِستان نہ جانا چاہیے۔ (اَیضاً) (۸) مُتَبَرَّک (یعنی بَرَکت والی) راتوں میں زیارتِ قُبور افضل ہے خصوصاً شبِ براءت۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ٥ ص ٣٥٠) (۹) اِسی طرح مُتَبَرَّک (یعنی بَرَکت والے) دنوں میں بھی زیارتِ قُبور افضل ہے مثلاً عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بقرعید)، 10 محرم الحرام اور عشرۂ ذی الحجہ (یعنی ذوالحجہ کے ابتدائی 10 دن) (اَیضاً)

قَبْر پر اگر بتّی جلانا

(۱۰) قَبْر کے اوپر "اگر بتّی" نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے ادب (یعنی بے اَدَبی) اور بد فالی ہے (اور اس سے میِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲،۵۲۵)

قَبْر پر موم بتّی رکھنا

(۱۱) قَبْر پر چَراغ یا **جلتی مُوم بتّی** وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قبر پر **آگ** رکھنے سے میِّت کو اَذِیَّت ہوتی ہے، ہاں اگر آپ کے پاس، "چارجر" ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتّیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تِلاوت کرنے کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر مُوم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔ (۱۲) اعلٰی حضرت رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نقل فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، انھوں نے دمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: "جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔" (صَحیح مُسلِم ص ۷۵ حدیث ۱۹۲، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲)

جس قبر کا پتا نہ ہو کہ مسلمان کی ہے یا کافر کی

(۱۳) جس قَبْر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی، اُس کی زیارت

کرنی، فاتحہ دینی ہرگز جائز نہیں کہ قَبرِ مسلمان کی زیارت سنّت ہے اور فاتحہ مستحب، اور **قَبرِ کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصالِ ثواب کا قَصد کُفر۔**

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۵۳۳)

(۱۴) اپنے لیے کفن تیار رکھے تو حَرَج نہیں اور قَبر کھدوا رکھنا بے معنی ہے، کیا معلوم کہاں مرے گا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

ہوں بارِ گنہ سے نہ خَجِل دوشِ عزیزاں
للہ مِری نَعش کر اے جانِ چمن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مستدرک	دار المعرفۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	الفردوس بمأثور الخطاب	دار الفکر بیروت
معجم الاوسط	دار الفکر بیروت	مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیۃ بیروت
موسوعہ ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت	کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	دار الفکر بیروت	دلائل النبوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند	فتاوٰی عالمگیری	دار الفکر بیروت
حدیقہ ندیہ	سردار آباد	درمختار	دار المعرفۃ بیروت
فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: درانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فیضانِ مدینہ کالج روڈ بالمقابل جامع مسجد۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net

SC1286